بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیت نمبر(36 تا43)

ت	ن	ر

x　　x　　اس مادہ سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا۔

تَنُّوْرٌ　　ج:تَنَانِيْرُ۔ تنور۔زیر مطالعہ آیت۔40۔

ترجمہ

وَاُوْحِيَ	اِلٰى نُوْحٍ	اَنَّهٗ	لَنْ يُّؤْمِنَ	مِنْ قَوْمِكَ
اور وحی کی گئی	نوحؑ کی طرف	کہ حقیقت یہ ہے کہ	ہرگز ایمان نہ لائیں گے	آپؑ کی قوم میں سے

اِلَّا	مَنْ	قَدْ اٰمَنَ	فَلَا تَبْتَئِسْ	بِمَا
مگر	وہ جو	ایمان لا چکے ہیں	تو آپؑ دل برداشتہ مت ہوں	بسبب اس کے جو

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَاصْنَعِ	الْفُلْكَ	بِاَعْيُنِنَا	وَوَحْيِنَا
یہ لوگ کرتے رہتے ہیں	اور آپؑ بنائیں	کشتی	ہماری آنکھوں (کے سامنے)	اور ہماری وحی (کی مطابقت) سے

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ	فِي الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	اِنَّهُمْ
اور آپؑ خطاب نہ کریئے گا مجھ سے	ان (کے بارے) میں جنہوں نے	ظلم کیا	بیشک وہ لوگ

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَيَصْنَعُ	الْفُلْكَ	وَكُلَّمَا	مَرَّ	عَلَيْهِ
غرق کیے جانے والے ہیں	اور وہ بنانے لگے	کشتی	اور جب کبھی	گزرہوتا	انؑ پر

مَلَاٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ	سَخِرُوْا	مِنْهُ	قَالَ	اِنْ	تَسْخَرُوْا
کچھ سرداروں کا	انؑ کی قوم میں سے	تو وہ مذاق کرتے	انؑ سے	تو وہؑ کہتے	اگر	تم لوگ جان لوگے

مِنَّا	فَاِنَّا نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا	تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	فَسَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ
ہم سے	تو ہم مذاق کریں گے	تم سے	جیسے	تم لوگ مذاق کرتے ہو	تو عنقریب	تم لوگ مذاق کرتے ہو

مَنْ	يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ	يُّخْزِيْهِ	وَيَحِلُّ	عَلَيْهِ
کون ہے	آئے گا جس کے پاس	ایک ایسا عذاب	رسوا کرے گا اس کو	اور اترے گا	اس پر

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾	حَتّٰىٓ	اِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَفَارَ	التَّنُّوْرُ
ایک قائم رہنے والا عذاب	یہاں تک کہ	جب	آیا	ہمارا حکم	اور ابل پڑا	تنور

قُلْنَا	احْمِلْ	فِيْهَا	مِنْ كُلٍّ	زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
تو ہم نے کہا	آپؑ لادلیں	اس (کشتی) میں	ہرایک چیز میں سے	دو جوڑوں کو

وَاَهْلَكَ	اِلَّا مَنْ	سَبَقَ	عَلَيْهِ	الْقَوْلُ	وَمَنْ
اور اپنے گھر والوں کو	سوائے اس کے	پہلے ہو چکا	جس کے خلاف	فیصلہ	اور اس کو (بھی) جو

اٰمَنَ ؕ	وَمَآ اٰمَنَ	مَعَهٗٓ	اِلَّا	قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾	وَقَالَ	ارْكَبُوْا
ایمان لایا	اور ایمان نہیں لائے	انؑ کے ساتھ	مگر	تھوڑے سے (لوگ)	اور (اللہ نے) کہا	تم لوگ سوار ہو

فِيْهَا	بِسْمِ اللّٰهِ	مَجْرٖىهَا	وَمُرْسٰىهَا ؕ	اِنَّ	رَبِّيْ
اس (کشتی) میں	(اور کہو) اللہ کے نام سے ہے	اس کا چلنا	اور اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب

لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾	وَهِيَ	تَجْرِيْ	بِهِمْ
بے انتہا بخشنے والا ہے	ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	اور وہ	بہتی تھی	ان کے ساتھ

فِيْ مَوْجٍ	كَالْجِبَالِ ۣ	وَنَادٰى	نُوْحُ	ابْنَهٗ	وَ
ایسی لہروں میں جو	پہاڑوں جیسی تھیں	اور پکارا	نوحؑ نے	اپنے بیٹے کو	اس حال میں کہ

كَانَ	فِيْ مَعْزِلٍ	يّٰبُنَيَّ	ارْكَبْ	مَّعَنَا	وَلَا تَكُنْ	مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾
وہ تھا	ایک کنارے میں	اے میرے بیٹے	تو سوار ہو	ہمارے ساتھ	اور تو مت ہو	کافروں کے ساتھ

قَالَ	سَاٰوِيْٓ	اِلٰى جَبَلٍ	يَّعْصِمُنِيْ	مِنَ الْمَآءِ ؕ	قَالَ
اس نے کہا	میں جالگوں گا	کسی پہاڑ کی طرف	وہ بچالے گا مجھ کو	پانی سے	انہوںؑ نے کہا

لَا عَاصِمَ	الْيَوْمَ	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ ۚ
کوئی بھی بچانے والا نہیں ہے	اس دن	اللہ کے فیصلے سے	مگر	اس کو جس پر	اس نے رحم کیا

وَحَالَ	بَيْنَهُمَا	الْمَوْجُ	فَكَانَ	مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾
اور حائل ہوئی	ان دونوں کے درمیان	لہر	تو وہ ہو گیا	غرق کئے جانے والوں میں سے

نوٹ:1

مذکورہ واقعہ پر غور کرن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان دنیا کے ظاہر سے کس قدر دھوکا کھاتا ہے۔ جب حضرت نوحؑ دریا سے بہت دور خشکی پر اپنا جہاز بنا رہے ہوں گے تو لوگوں کو یہ ایک مضحکہ خیز فعل محسوس ہوتا ہوگا۔ وہ اسے حضرت نوحؑ کی خرابی دماغ کا ایک ثبوت

قرار دیتے ہوں گے۔ اور ایک ایک سے کہتے ہوں گے کہ اگر پہلے تمہیں اس شخص کے پاگل پن میں کچھ شبہ تھا تو لو اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ یہ کیا حرکت کر رہا ہے (اور خشکی پر بیٹھا جہاز بنا رہا ہے۔) لیکن جو شخص حقیقت کا علم رکھتا تھا اسے ان لوگوں کی جہالت پر ہنسی آتی ہوگی کہ کتنے نادان ہیں یہ لوگ میں انہیں خبردار کر چکا ہوں کہ ان کی شامت ان کے سر پر کھڑی ہے اور ان کی آنکھوں کے سامنے اس سے بچنے کی تیاری کر رہا ہوں، مگر یہ مطمئن ہیں اور الٹا مجھے دیوانہ سمجھ رہے ہیں۔ اس معاملہ کو اگر پھیلا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا دنیا کے ظاہر و محسوس پہلو کے لحاظ سے عقلمندی اور بے وقوفی کا جو معیار قائم کیا جاتا ہے وہ اس معیار سے کس قدر مختلف ہوتا ہے جو علم حقیقت کے لحاظ سے قرار پاتا ہے۔ ظاہر بین آدمی جس کو دانش مندی سمجھتا ہی وہ حقیقت شناس آدمی کی نگاہ میں بے وقوفی ہوتی ہے اور ظاہر بین کے نزدیک جو چیز دیوانگی ہوتی ہے، حقیقت شناس کے لیے وہ وہی عین عقلمندی ہوتی ہے۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (36 تا 43)

ب ل ع

(ف) — **بَلْعًا** — کسی کو نگلنا۔

اِبْلَعِ — فعل امر ہے۔ تو نگل۔ زیر مطالعہ آیت۔ 24

ق ل ع

(ف) — **قَلْعًا** — کسی کو معزول کرنا۔ کسی سے کچھ چھین لینا۔

(افعال) — **اِقْلَاعًا** — کسی چیز یا کام کو چھوڑنا۔ رک جانا۔

اَقْلِعِیْ — فعل امر ہے۔ تو چھوڑ۔ تو رک جا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 44

غ ی ض

(ض) — **غَیْضًا** — کم ہونا۔ سکڑنا (لازم)۔ کم کرنا۔ سکیڑنا (متعدی)۔ ﴿ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ ﴾ (13 /الرعد:8) ''اللہ جانتا ہے اس کو جو اٹھاتی ہے ہر مادہ اور اس کو جو سکیڑتی ہیں بچہ دانیاں۔'' اور زیر مطالعہ آیت۔ 44

ج و د

(ن) — **جُوْدَةً** — عمدہ ہونا۔ بہترین ہونا۔

جُوَادٌ — صفت ہے۔ عمدہ۔ بہترین۔ (مذکر و مؤنث دونوں کے لیے) اس کی جمع انسان کے لیے اَجْوَادٌ اور گھوڑے کے لیے جِيَادٌ ہے۔ ﴿ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝۳۱ ﴾ (38/ ص:31) ''جب پیش کیے گئے ان پر شام کو بہترین گھوڑے۔''

جُوْدِیٌّ — اسم نسبت ہے۔ عمدگی والا۔

اَلۡجُوۡدِىُّ اسم علم ہے۔ ایک پہاڑی کا نام۔ زیر مطالعہ آیت۔ 44

[illegible]

ترکیب

(آیت۔44) بُعۡدًا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے اس لیے حالتِ نصب میں ہے۔ (آیت۔46)۔ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ میں اِنَّ کا اسم ہٗ کی ضمیر ہے۔ لَيۡسَ کا اسم اس میں شامل ضمیر ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ مِنۡ اَهۡلِكَ قائم مقام خبر ہے۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ میں اِنَّ کا اسم ہٗ کی ضمیر ہے اور عَمَلٌ اس کی خبر ہے جبکہ غَيۡرُ صَالِحٍ اس کا بدل ہے۔ یہاں ہٗ کی ضمیر کے لیے دو رائے ہیں۔ ایک یہ کہ یہاں بھی ہٗ کی ضمیر حضرت نوحؑ کے بیٹے کے لیے ہے۔ ایسی صورت میں کہتے ہیں کہ عَمَلٌ یہاں پر دراصل ذُوۡ عَمَلٍ کے معنی میں آیا ہے دوسری رائے یہ ہے کہ یہ ضمیر حضرت نوحؑ کی دعا کے لیے ہے۔ اس رائے کی تائید آیت کے اگلے جملے سے ہوتی ہے۔ اس لیے ترجمہ میں ہم دوسری رائے کو ترجیح دیں گے۔ (آیت۔47) اِلَّا دراصل اِنۡ لَا ہے اس لیے تَغۡفِرۡ اور تَرۡحَمۡ مجزوم ہیں اور اَكُنۡ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

ترجمہ

وَقِيۡلَ	يٰۤاَرۡضُ	ابۡلَعِىۡ	مَآءَكِ	وَيٰسَمَآءُ	اَقۡلِعِىۡ	وَغِيۡضَ
اور کہا گیا	اے زمین	تو نگل جا	اپنا پانی	اور اے آسمان	تو تھم جا	اور کم (یعنی خشک) کیا گیا

الۡمَآءُ	وَقُضِىَ	الۡاَمۡرُ	وَاسۡتَوَتۡ	عَلَى الۡجُوۡدِىِّ	وَقِيۡلَ
پانی کو	اور پورا کیا گیا	حکم کو	اور وہ (یعنی کشتی) متمکن ہوئی	جودی پر	اور کہا گیا

بُعۡدًا	لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾	وَنَادٰى	نُوۡحٌ	رَّبَّهٗ	فَقَالَ	رَبِّ
دوری ہو	ظلم کرنے والی قوم کے لیے	اور پکارا	نوحؑ نے	اپنے رب کو	اور کہا	اے میرے رب

اِنَّ	ابۡنِىۡ	مِنۡ اَهۡلِىۡ	وَاِنَّ	وَعۡدَكَ	الۡحَـقُّ	وَاَنۡتَ	اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۴۵﴾
بیشک	میرا بیٹا	میرے گھر والوں میں سے ہے	اور بیشک	تیرا وعدہ	حق ہے	اور تو	سب سے بڑا حاکم ہے

قَالَ	يٰنُوۡحُ	اِنَّهٗ	لَيۡسَ	مِنۡ اَهۡلِكَۚ	اِنَّهٗ	عَمَلٌ
(اللہ) نے کہا	اے نوحؑ	یقیناً وہ	نہیں ہے	تیرے گھر والوں میں سے	بیشک یہ (پکارنا)	ایک ایسا عمل ہے جو

غَيۡرُ صَالِحٍۖ	فَلَا تَسۡـئَلۡنِ	مَا	لَـيۡسَ	لَـكَ	بِهٖ	عِلۡمٌؕ	اِنِّىۡۤ
صالح کے علاوہ ہے	پس تو سوال نہ کر مجھ سے	اس کا	نہیں ہے	تیرے پاس	جس کا	کوئی علم	بیشک میں

اَعِظُكَ	اَنۡ	تَكُوۡنَ	مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۴۶﴾	قَالَ	رَبِّ
نصیحت کرتا ہوں تجھ کو	کہ (کہیں)	ہو جائے	جاہلوں میں سے	انہوںؑ نے کہا	اے میرے رب

اِنِّىۡۤ	اَعُوۡذُ بِكَ	اَنۡ	اَسۡـئَلَكَ	مَا	لَـيۡسَ	لِىۡ
بیشک میں	تیری پناہ میں آتا ہو	(اس سے) کہ	میں سوال کروں تجھ سے	اس کا	نہیں ہے	میرے لیے

بِهٖ	عِلْمٌ	وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ	وَتَرْحَمْنِيْٓ	اَكُنْ
جس کا	کوئی علم	اور اگر تو نے نہ بخشا مجھ کو	اور رحم نہ کیا مجھ پر	تو میں ہو جاؤں گا

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾	قِيْلَ	يٰنُوْحُ	اهْبِطْ	بِسَلٰمٍ	مِّنَّا
خسارہ پانے والوں میں سے	کہا گیا	اے نوحؑ	آپؑ اتریں	سلامتی کے ساتھ	ہماری طرف سے

وَبَرَكٰتٍ	عَلَيْكَ	وَعَلٰٓى اُمَمٍ	مِّمَّنْ	مَّعَكَ
اور ایسی برکتوں کے ساتھ جو	آپؑ پر ہیں	اور ان امتوں پر ہیں جو	ان میں سے ہیں جو	آپؑ کے ساتھ ہیں

وَاُمَمٌ	سَنُمَتِّعُهُمْ	ثُمَّ	يَمَسُّهُمْ	مِّنَّا
اور کچھ امتیں ہیں	ہم فائدہ دیں گے ان کو	پھر	چھوئے گا ان کو	ہماری طرف سے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾	تِلْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ	نُوْحِيْهَآ	اِلَيْكَ
ایک دردناک عذاب	یہ () قصہ	غیب کی خبروں میں سے ہے	ہم وحی کرتے ہیں ان کو	آپؑ کی طرف

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ	اَنْتَ	وَلَا قَوْمُكَ	مِنْ قَبْلِ هٰذَا	فَاصْبِرْ
آپؑ نہیں جانتے تھے ان کو	آپؑ	اور نہ آپؑ کی قوم	اس سے پہلے	پس آپؑ ثابت قدم رہیں

اِنَّ	الْعَاقِبَةَ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾
یقیناً	(بھلا) انجام	متقی لوگوں کے لیے ہے

نوٹ:1 حضرت نوحؑ کے بیٹے کا قصہ بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اس کا انصاف کس قدر بے لاگ ہے۔ مشرکین مکہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم خواہ کیسے ہی کام کریں، ہم پر خدا کا عذاب نہیں ہوگا کیونکہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے بھی ایسے ہی کچھ گمان ہیں۔ اور بہت سے غلط کار مسلمان بھی اس قسم کے جھوٹے بھروسوں پر تکیہ کئے ہوئے ہیں کہ ہم فلاں کی اولاد ہیں۔ ان کی سفارش ہم کو خدا کے انصاف سے بچا لے گی۔ لیکن یہاں یہ منظر دکھایا گیا ہے کہ ایک جلیل القدر پیغمبر اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے لخت جگر کو ڈوبتے ہوئے دیکھتا ہی اور تڑپ کر بیٹے کی معافی کے لیے درخواست کرتا ہے۔ لیکن یہ دعا کام نہ آئی اور باپ کی پیغمبری بھی ایک بدعمل بیٹے کو عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (50 تا 60)

ن ص و

(ن) نَصْوًا کسی کو پیشانی سے پکڑنا۔

نَاصِيَةٌ ج نَوَاصِي۔ پیشانی یا پیشانی کے بال۔ زیر مطالعہ آیت۔ 56۔ اور ﴿ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ ﴾ (55/الرحمن: 41) ''پھر انہیں پکڑا جائے گا پیشانیوں سے اور قدموں سے۔''

ع	ن	د

(ک) عُنُوْدًا : دشمنی کرنا۔ مخالفت کرنا۔

عَنِيْدٌ : فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ دشمنی کرنے والا یعنی دشمن۔ مخالفت۔ زیر مطالعہ آیت۔59

ترکیب

(آیت۔50) گذشتہ آیت نمبر۔25 کے لَقَدْ اَرْسَلْنَا پر عطف ہونے اور اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے اَخَا حالت نصب میں ہے اور اَخَا کا بدل ہونے کی وجہ سے هُوْدًا بھی حالت نصب میں ہے۔ (آیت۔52) اَلسَّمَآءَ مؤنث سماعی ہے اور اس کا حال مِدْرَارًا مذکر آیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مِفْعَالٌ کا وزن مذکر مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے۔ (آیت۔55) كِيْدُوْا فعل امر کے جمع کا صیغہ ہے۔

ترجمہ

وَاِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمْ	هُوْدًا ؕ	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
اور (بیشک ہم بھیج چکے ہیں) عاد کی طرف	ان کے بھائی	ہودؑ کو	انہوں نے کہا	اے میری قوم	تم لوگ بندگی کرو

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ ؕ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾
اللہ کی	تمہارے لیے نہیں ہے	کوئی بھی الٰہ	اس کے علاوہ	نہیں ہو	تم لوگ	مگر	(جھوٹ) گھڑنے والے

يٰقَوْمِ	لَآ اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا ؕ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى الَّذِيْ
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی معاوضہ	نہیں ہے	میرا اجر	مگر	اس پر جس نے

فَطَرَنِيْ ؕ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَيٰقَوْمِ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ
پیدا کیا مجھ کو	تو کیا تم لوگ عقل نہیں کرتے	اے میری قوم	تم لوگ مغفرت مانگو	اپنے رب سے

ثُمَّ تُوْبُوْٓا	اِلَيْهِ	يُرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيْكُمْ	مِّدْرَارًا
پھر تم لوگ پلٹو	اس کی طرف	تو وہ بھیجے گا	آسمان کو	تم پر	لگاتار برسنے والا ہوتے ہوئے

وَّيَزِدْكُمْ	قُوَّةً	اِلٰى قُوَّتِكُمْ	وَلَا تَتَوَلَّوْا
اور وہ زیادہ کرے گا تم کو	بلحاظ قوت کے	تمہاری (موجودہ) قوت کی طرف (یعنی پر)	اور روگردانی مت کرو

مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾	قَالُوْا	يٰهُوْدُ	مَا جِئْتَنَا	بِبَيِّنَةٍ
جرم کرنے والے ہوتے ہوئے	لوگوں نے کہا	اے ہودؑ	آپؑ نہیں آئے ہمارے پاس	کسی واضح (دلیل) کے ساتھ

وَّمَا نَحْنُ	بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا	عَنْ قَوْلِكَ	وَمَا نَحْنُ	لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾
اور ہم نہیں ہیں	اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے	آپؑ کی بات سے	اور ہم نہیں ہیں	آپؑ کی بات ماننے والے

اِنْ نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ اٰلِهَتِنَا	بِسُوْٓءٍ ؕ	قَالَ
ہم نہیں کہتے	مگر (یہ کہ)	لاحق ہوا آپؑ کو	ہمارے خداؤں میں سے کوئی	بری طرح سے	انہوںؑ نے کہا

اِنِّیْٓ	اُشْهِدُ	اللّٰهَ	وَاشْهَدُوْٓا	اَنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ۝٥٤
بیشک میں	گواہ بناتا ہوں	اللہ کو	اور تم لوگ گواہ رہو	کہ میں	بری ہوں	اس سے جو	تم لوگ شریک کرتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ	فَكِیْدُوْنِیْ	جَمِیْعًا	ثُمَّ	لَا تُنْظِرُوْنِ ۝٥٥
اس کے علاوہ	پس تم لوگ چالبازی کرو مجھ سے	سب کے سب	پھر	تم لوگ مہلت مت دو مجھ کو

اِنِّیْ	تَوَكَّلْتُ	عَلَی اللّٰهِ	رَبِّیْ	وَرَبِّكُمْ ؕ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ	اِلَّا
بیشک میں نے	بھروسہ کیا	اللہ پر	جو میرا رب ہے	اور تمہارا رب ہے	نہیں ہے	کوئی بھی چلنے والا	مگر (یہ کہ)

هُوَ	اٰخِذٌۢ	بِنَاصِیَتِهَا ؕ	اِنَّ	رَبِّیْ	عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝٥٦	فَاِنْ
وہ	پکڑنے والا ہے	اس کی پیشانی کو	بیشک	میرا رب	ایک سیدھی راہ پر ہے	پھر اگر

تَوَلَّوْا	فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ	مَّآ	اُرْسِلْتُ	بِهٖٓ	اِلَیْكُمْ ؕ	وَیَسْتَخْلِفُ
تم لوگ منہ موڑو گے	تو میں پہنچا چکا ہوں تم کو	وہ	میں بھیجا گیا	جس کے ساتھ	تمہاری طرف	اور جانشین کرے گا

رَبِّیْ	قَوْمًا	غَیْرَكُمْ ۚ	وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ	شَیْـًٔا ؕ	اِنَّ	رَبِّیْ
میرا رب	ایک قوم کو	تمہارے علاوہ	اور تم لوگ نقصان نہیں پہنچاؤ گے اس کو	کچھ بھی	بیشک	میرا رب

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	حَفِیْظٌ ۝٥٧	وَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّیْنَا	هُوْدًا
ہر چیز پر	نگہبان ہے	اور جب	آیا	ہمارا حکم	ہم نے نجات دی	ہودؑ کو

وَّالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا ۚ	وَنَجَّیْنٰهُمْ
اور ان کو جو	ایمان لائے	انؑ کے ساتھ	ایک رحمت سے	ہماری طرف سے	اور ہم نے نجات دی ان کو

مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝٥٨	وَتِلْكَ	عَادٌ ۟	جَحَدُوْا	بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ
ایک سخت عذاب سے	اور یہ	عاد ہیں	جنہوں نے جانتے بوجھتے انکار کیا	اپنے رب کی نشانیوں کا

وَعَصَوْا	رُسُلَهٗ	وَاتَّبَعُوْٓا	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝٥٩
اور نافرمانی کی	اس کے رسولوں کی	اور پیروی کی	ہر ایک زبردستی کرنے والے مخالف کے حکم کی

وَاُتْبِعُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	لَعْنَةً	وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ	اَلَآ	اِنَّ
اور ان کے پیچھے لگا دیا گیا	اس دنیا میں	ایک لعنت کو	اور قیامت کے دن (بھی)	سن لو	بیشک

عَادًا	كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ ؕ	اَلَا	بُعْدًا	لِّعَادٍ	قَوْمِ هُوْدٍ ع ۝٦٠
عاد نے	ناشکری کی	اپنے رب کی	سن لو	دوری ہے	عاد کے لیے	ھود کی قوم کے لیے

نوٹ 1: آیت۔59 میں رُسُلَهٗ کے الفاظ آئے ہیں جس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ عاد نے اللہ کے رسولوں کی نافرمانی کی تھی حالانکہ ان کے پاس ایک ہی رسول، ھودؑ آئے تھے۔ گر جس چیز کی طرف انہوں نے دعوت دی تھی وہ وہی ایک دعوت تھی جو ہمیشہ ہر زمانے اور ہر قوم میں اللہ کے رسول پیش کرتے رہے ہیں اس لیے ایک رسول کی بات نہ ماننے کو سارے رسولوں کی نافرمانی قرار دیا گیا۔

آیت نمبر (61 تا 68)

ص ی ح

(ض)

صَيْحًا	زور کی چیخ مارنا۔ چنگھاڑنا۔
صَيْحَةٌ	زوردار چیخ۔ چنگھاڑ۔ زیر مطالعہ آیت۔ 67

ترجمہ

وَاِلٰى ثَمُوْدَ	اَخَاهُمْ	صٰلِحًا ۘ	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
اور (بیشک ہم بھیج چکے ہیں) ثمود کی طرف	ان کے بھائی	صالحؑ کو	انہوں نے کہا	اے میری قوم	تم بندگی کرو

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ ۭ	هُوَ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	وَاسْتَعْمَرَكُمْ
اللہ کی	تمہارے لئے نہیں ہے	کوئی بھی الٰہ	اس کے علاوہ	اس نے	اٹھایا (پیدا کیا) تم کو	زمین سے	اور بسایا تم کو

فِيْهَا	فَاسْتَغْفِرُوْهُ	ثُمَّ	تُوْبُوْٓا	اِلَيْهِ ۭ	اِنَّ	رَبِّيْ
اس میں	پس تم لوگ مغفرت مانگو اس سے	پھر	تم لوگ پلٹو	اس کی طرف	بیشک	میرا رب

قَرِيْبٌ	مُّجِيْبٌ ﴿61﴾	قَالُوْا	يٰصٰلِحُ	قَدْ كُنْتَ	فِيْنَا	مَرْجُوًّا
قریب ہے	قبول کرنے والا ہے	ان لوگوں نے کہا	اے صالحؑ	تو رہا ہے	ہم میں	امیدیں وابستہ کیا ہوا

قَبْلَ هٰذَآ	اَتَنْهٰىنَآ	اَنْ	نَّعْبُدَ	مَا	يَعْبُدُ	اٰبَاۗؤُنَا
اس سے پہلے	کیا تو منع کرتا ہے ہم کو (اس سے)	کہ	ہم بندگی کریں	اس کی جس کی	بندگی کرتے رہے	ہمارے آباء واجداد

وَاِنَّنَا	لَفِيْ شَكٍّ	مِّمَّا	تَدْعُوْنَآ	اِلَيْهِ	مُرِيْبٍ ﴿62﴾
اور بیشک ہم	یقیناً شک میں ہیں	اس سے	تو بلاتا ہے ہم کو	جس کی طرف	(یقیناً یہ) الجھا دینے والا (شک) ہے

قَالَ	يٰقَوْمِ	اَ	رَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰي بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ
انہوں نے کہا	اے میری قوم	کیا	تم نے غور کیا (کہ)	اگر	میں ہوں	ایک واضح (دلیل) پر	اپنے رب (کی طرف) سے

وَاٰتٰىنِيْ	مِنْهُ	رَحْمَةً	فَمَنْ	يَّنْصُرُنِيْ	مِنَ اللّٰهِ
اور اس نے دیا ہو مجھ کو	اپنے (پاس) سے	ایک رحمت	تو کون	مدد کرے گا میری	اللہ سے (بچنے میں)

إِنْ	عَصَيْتُهٗ	فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ	غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾
اگر	میں نافرمانی کروں اس کی	پس تم لوگ نہیں بڑھاتے میرا	سوائے نقصان کے

وَيٰقَوْمِ	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰيَةً	فَذَرُوْهَا
اور اے میری قوم	یہ	اللہ کی اونٹنی ہے	تمہارے لئے	ایک نشانی ہوتے ہوئے	تو تم لوگ چھوڑو اس کو

تَاْكُلْ	فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ	وَلَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ
(کہ) وہ کھائے	اللہ کی زمین میں	اور تم لوگ مت چھونا اس کو	بُرائی سے	ورنہ پکڑے گا تم کو

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾	فَعَقَرُوْهَا	فَقَالَ	تَمَتَّعُوْا
ایک قریبی عذاب	پھر (بھی) ان لوگوں نے ٹانگیں کاٹیں اس کی	تو انہوںؑ نے کہا	تم لوگ فائدہ اٹھالو

فِيْ دَارِكُمْ	ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ	ذٰلِكَ	وَعْدٌ	غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾	فَلَمَّا
اپنے اپنے گھر میں	تین دن	یہ	ایک ایسا وعدہ ہے جس میں	ذرا جھوٹ نہیں	پھر جب

جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	صٰلِحًا	وَّالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ
آیا	ہمارا حکم	تو ہم نے نجات دی	صالحؑ کو	اور ان کو جو	ایمان لائے	انؑ کے ساتھ	رحمت سے

مِّنَّا	وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ الْقَوِيُّ	الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾
اپنی (طرف) سے	اور اس دن کی رسوائی سے	بیشک	آپؐ کا رب	ہی قوت والا ہے	بالادست ہے

وَاَخَذَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ	فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ۙ﴿٦٧﴾
اور پکڑا	ان کو جنھوں نے	ظلم کیا	چیخ نے	پھر وہ ہو گئے	اپنے گھروں میں	اوندھے منھ گرنے والے ہوتے ہوئے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا	فِيْهَا ؕ	اَلَآ	اِنَّ	ثَمُوْدَا۟	كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ ؕ	اَلَا	بُعْدًا	لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾
جیسے کہ وہ رہتے ہی نہ تھے	اس میں	سن لو	بیشک	ثمود نے	ناشکری کی	اپنے رب کی	سن لو	دوری ہے	ثمود کے لیے

آیت نمبر (69 تا 76)

ح ن ذ

(ض) حَنْذًا گوشت بھوننا۔

حَنِيْذٌ فعیل کے وزن پر صفت مفعولی ہے۔ بھنا ہوا۔ زیر مطالعہ۔ آیت۔ 69

و ج س

(ض) وَجْسًا پوشیدہ ہونا۔

(افعال)　اِیْجَاسًا　دل کا کسی چیز کو محسوس کرنا جیسے گھبراہٹ، خوف وغیرہ۔ زیر مطالعہ آیت ۔70۔

ض ح ك

(س)　ضَحِكًا　(1) خوشی سے ہنسنا۔(2) تعجب سے ہنسنا(3) حقارت سے ہنسنا یعنی مذاق اڑانا (1)﴿ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا ﴾(9/التوبہ:82) پس انہیں چاہئے کہ وہ ہنسیں کم۔" (2)﴿ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَ تَضْحَكُوْنَ ﴾ (53/النجم:59-60) "تو کیا اس بات سے تم لوگ تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو۔" (3)﴿ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ ﴾ (23/المؤمنون:110) اور تم لوگ ان سے ٹھٹھا کرتے تھے۔"

ضَاحِكٌ　اسم الفاعل ہے۔ ہنسنے والا۔﴿ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا ﴾ (27/النمل:19) تو انہوں نے تبسم فرمایا ہنسنے والا ہوتے ہوئے ان کی بات سے۔"

(افعال)　اِضْحَاكًا　ہنسانا۔﴿ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ۝ ﴾ (53/النجم:43) اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔"

ش ی خ

(ض)　شَيْخًا　(1) بوڑھا ہونا۔(2) علم، فضیلت یا رتبہ میں بڑا ہونا (اس معنی میں یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا)۔

شَيْخٌ　اسم صفت بھی ہے۔(1) بوڑھا۔ زیر مطالعہ آیت ۔72۔(2) عالم استاد۔ سردار۔

ر و ع

(ن)　رَوْعًا　ڈرا دینا۔ گھبرا دینا۔

رَوْعٌ　ڈر۔ گھبراہٹ۔ زیر مطالعہ آیت ۔74

ن و ب

(ن)　نَوْبًا　(1) واپس ہونا۔ لوٹنا۔ اس کے لیے عموماً اِلٰی کا صلہ آتا ہے۔(2) قائم مقام ہونا۔ نائب ہونا۔ اس کے لئے عموماً عَنْ کا صلہ آتا ہے۔

(افعال)　اِنَابَةً　(1) کسی طرف رخ کرنا۔ متوجہ ہونا۔ اس کے لئے عموماً اِلٰی کا صلہ آتا ہے۔(2) کسی کو قائم مقام مقرر کرنا۔ نائب بنانا۔ اس کے لئے عموماً عَنْ کا صلہ آتا ہے، (اس معنی میں قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا)۔﴿ وَ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ﴾ (31/لقمان:15) اور تم پیروی کرو اس کے راستے کی جس نے رخ کیا میری طرف۔"

مُنِيْبٌ　اسم الفاعل ہے۔ رخ کرنے والا۔ متوجہ ہونے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۔75۔

ترکیب

(آیت ۔69) قَالُوْا کا مفعول ہونے کی وجہ سے سَلٰمًا حالت نصب میں ہے جبکہ قَالَ کا مقولہ Direct Tense میں ہونے کی وجہ سے سَلٰمٌ حالت رفع میں آیا ہے۔(آیت ۔70)۔ رَاٰ کا مفعول ہونے کی وجہ سے اَيْدِيَهُمْ حالت نصب میں آیا ہے۔

جبکہ لَا تَصِلُ کا فاعل اس میں شامل ھِیَ کی ضمیر ہے جو اَیْدِیَھُمْ کے لیے ہے۔ (آیت۔75)۔ اِنَّ کا اسم اِبْرٰھِیْمَ ہے، جبکہ حَلِیْمٌ۔ اَوَّاہٌ اور مُنِیْبٌ۔ یہ تینوں ان کی خبریں ہیں۔ (آیت۔74)۔ اِنَّہٗ ضمیر الشان ہے۔

ترجمہ

وَلَقَدْ جَآءَتْ	رُسُلُنَآ	اِبْرٰهِيْمَ	بِالْبُشْرٰى	قَالُوْا
اور بیشک آچکے ہیں	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	ابراہیمؑ کے پاس	خوشخبری کے ساتھ	ان لوگوں نے کہا

سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	فَمَا لَبِثَ	اَنْ	جَآءَ	بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾	فَلَمَّا
سلام	انہوںؑ نے کہا	سلام	پھر انہوں نے دیر نہیں لگائی	کہ	وہ لے آئے	ایک بھنا ہوا بچھڑا	پھر جب

رَآٰ	اَيْدِيَهُمْ	لَا تَصِلُ	اِلَيْهِ	نَكِرَ	هُمْ
انہوںؑ نے دیکھا	ان کے ہاتھوں کو	(کہ) وہ نہیں پہنچے	اس (بچھڑے) تک	تو انہوں نے اجنبی جانا	ان لوگوں کو

وَاَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِيْفَةً	قَالُوْا	لَا تَخَفْ	اِنَّآ	اُرْسِلْنَآ
اور دل میں محسوس کیا	ان سے	ایک خوف	ان لوگوں نے کہا	آپؑ مت ڈریں	بیشک ہم	بھیجے گئے ہیں

اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾	وَامْرَاَتُهٗ	قَآئِمَةٌ	فَضَحِكَتْ	فَبَشَّرْنٰهَا
لوطؑ کی قوم کی طرف	اور انؑ کی عورت (یعنی بیوی)	کھڑی تھیں	پھر وہ ہنسیں	تو ہم نے خوشخبری دی ان کو

بِاِسْحٰقَ	وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ	يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾	قَالَتْ	يٰوَيْلَتٰٓى	ءَ	اَلِدُ
اسحاقؑ کی	اور اسحاقؑ کے پیچھے	یعقوبؑ کی	وہ کہنے لگیں	ہائے ہائے میں؟	کیا	میں جنوں گی

وَ	اَنَا	عَجُوْزٌ	وَّهٰذَا	بَعْلِىْ	شَيْخًا	اِنَّ	هٰذَا
اس حال میں کہ	میں	بہت بوڑھی ہوں	اور یہ	میرے شوہر ہیں	بوڑھے	یقیناً	یہ

لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾	قَالُوْٓا	اَ	تَعْجَبِيْنَ	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	رَحْمَتُ اللّٰهِ
تو بیشک ایک عجیب چیز ہے	ان لوگوں نے کہا	کیا	آپ تعجب کرتی ہیں	اللہ کے حکم سے	اللہ کی رحمت

وَبَرَكٰتُهٗ	عَلَيْكُمْ	اَهْلَ الْبَيْتِ	اِنَّهٗ	حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾	فَلَمَّا
اور اس کی برکتیں ہیں	آپ لوگوں پر	اے گھروالو	بیشک وہ	حمد کیا ہوا ہے	بڑی شان والا ہے	پھر جب

ذَهَبَ	عَنْ اِبْرٰهِيْمَ	الرَّوْعُ	وَجَآءَتْهُ	الْبُشْرٰى	يُجَادِلُنَا
گئی	ابراہیمؑ سے	گھبراہٹ	اور آئی ان کے پاس	خوشخبری	تو وہ بحث کرنے لگے ہم سے

فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ	لَحَلِيْمٌ	اَوَّاهٌ	مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾
لوطؑ کی قوم (کے بارے) میں	بیشک	ابراہیمؑ	بردبار تھے	بہت دردمند تھے	متوجہ رہنے والے تھے

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ	اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا ۚ	اِنَّهٗ	قَدْ جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ ۚ
اے ابراہیمؑ	آپؑ اعراض کریں	اس سے	حقیقت یہ ہے کہ	آچکا ہے	آپؑ کے رب کا حکم

وَاِنَّهُمْ	اٰتِيْهِمْ	عَذَابٌ	غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝
اور وہ لوگ!	آنے والا ہے ان کے پاس	ایک ایسا عذاب جو	لوٹایا جانے والا نہیں

نوٹ 1: آیت۔69 سے معلوم ہوا کہ آنے والوں کی مہمانی کرنا آداب اسلام اور مکارم اخلاق میں سے ہے۔اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ مہمانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علماء اس پر ہیں کہ واجب نہیں ہے، بلکہ سنت اور مستحسن ہے۔بعض نے فرمایا کہ گاؤں والوں پر واجب ہے کہ جو شخص ان کے گاؤں میں ٹھہرے اس کی مہمانی کریں کیونکہ وہاں کھانے کا کوئی دوسرا انتظام نہیں ہوسکتا۔اور شہر میں ہوٹل وغیرہ سے اس کا انتظام ہوسکتا ہے، اس لیے شہر والوں پر وجاب نہیں ہے۔(معارف القرآن)

آیت نمبر (77 تا 83)

ذ ر ع

(ف) ذَرْعًا (۱) کسی چیز کو ذِراع (ایک پیمانہ کا نام) سے ناپنا۔(۲) پیچھے سے آکر بازو سے کسی کا گلا گھونٹنا۔کمزور کرنا۔

ذَرْعٌ اسم ذات ہے۔(۱) پیائش۔لمبائی۔(۲) کمزوری۔زیر مطالعہ آیت۔77

ذِرَاعٌ (۱) ایک پیمانہ۔(کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے تک کا فاصلہ)۔(۲) بازو۔ہاتھ۔(۱) ﴿فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا﴾ (69/الحاقۃ:32) ''ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیائش ستر بازو ہیں۔'' (۲) ﴿وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ﴾ (18/الکھف:18) ''اور ان کا کتا پھیلانے والا ہے اپنے دونوں بازوؤں کو۔''

ع ص ب

(ن) عَصْبًا رسی کو بٹ کر مضبوط کرنا سخت کرنا۔

عُصْبَةٌ ایسی جماعت جس کے افراد باہم گتھے ہوئے ہوں یعنی ایک دوسرے کے حامی و مددگار ہوں۔مضبوط جماعت۔طاقتور جماعت۔﴿وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ﴾ (12/یوسف:8) ''حالانکہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں۔''

عَصِيْبٌ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔سخت۔زیر مطالعہ آیت۔77۔

ھ ر ع

(ف) هَرْعًا اضطراب اور عجلت سے کسی طرف بھاگنا۔بے سدھ ہوکر دوڑنا۔

(افعال) اِهْرَاعًا کسی کو مضطرب کرکے کسی طرف بھگانا۔بے تحاشا دوڑانا۔زیر مطالعہ آیت۔78

ض ی ف

(ض) ضَیْفًا (۱) کسی طرف مائل ہونا۔ جھکنا۔ (۲) کسی کا مہمان ہونا۔

ضَیْفٌ اسم ذات بھی ہے۔ مہمان۔ (یہ مذکر، مؤنث، واحد، جمع، سب کے لیے آتا ہے اور اس کی جمع ضُیُوْفٌ بھی آتی ہے)۔ زیر مطالعہ آیت۔ 78۔

(تفعیل) تَضْیِیْفًا کسی کو مہمان بنانا۔ ضیافت کرنا۔ ﴿فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا﴾ (18/الکہف:77) ''تو ان لوگوں نے انکار کیا کہ وہ مہمان بنائیں ان دونوں کو۔''

س ر ی

(ض) سَرْيَةً رات میں چلنا۔ پھر مجرد چلنے کے لیے بھی آتا ہے۔ ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾ (89/الفجر:4) ''قسم ہے رات کی جب وہ چلتی ہے۔''

سَرِیٌّ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ ہمیشہ اور ہر حال میں چلنے والا۔ پھر نہر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ﴿قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا﴾ (19/مریم:24) ''بنا دی ہے آپ کے رب نے آپ کے نیچے ایک نہر۔''

(افعال) اِسْرَاءً یہ ثلاثی مجرد کا ہم معنی ہے۔ 'ب' کے صلہ سے متعدی ہوتا ہے۔ کسی کو لے کر نکلنا۔ کسی کو لے جانا۔ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا﴾ (17/بنی اسرائیل:1) ''پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو رات کے وقت۔''

اَسْرِ فعل امر ہے۔ تو لے کر نکل۔ تو لے جا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 81

ر ک ن

(ک) رَکَانَةً باوقار ہونا۔ قابل اعتماد ہونا۔

(س) رُکُوْنًا کسی طرف مائل ہونا۔ ﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا﴾ (11/ھود:113) ''اور تم لوگ مت مائل ہو ان کی طرف جنہوں نے ظلم کیا۔''

رُکْنٌ ہر وہ چیز جس پر بھروسہ یا تکیہ کر کے تقویت حاصل کی جائے۔ سہارا۔ یہ واحد کے علاوہ اسم جمع کے طور پر بھی آتا ہے۔ جیسے رُکْنُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے سہارے یعنی قوم۔ اور اس کی جمع اَرْکَانٌ بھی آتی ہے۔ زیر مطالعہ آیت۔ 80 اور ﴿فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ﴾ (51/الذٰریات:39) ''پھر اس نے منہ موڑا اپنے بھروسوں کے ساتھ یعنی لشکر کے ساتھ۔''

س ج ل

(ن) سَجْلًا (۱) اوپر سے پانی گرانا۔ (۲) کتاب کو لگاتار پڑھنا۔

سِجِلٌّ — دعوؤں اور فیصلوں کو لکھنے کے اوراق جو قاضی اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ جوڈیشل ریکارڈ۔ ﴿ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ ؕ﴾ (21/الانبیاء:104) ''جس دن ہم لپیٹیں گے آسمان کو جیسے عدالتی کاروائی کی دستاویز کا لپیٹنا لکھی ہوئی ہونے کے لیے۔''

سِجِّیْلٌ — گیلی مٹی کی گولیاں بنا کر آگ میں پکا کر سخت کر لیتے ہیں۔ مٹی کے پتھر۔ کنکر۔ زیر مطالعہ آیت۔ 82

ن ض د

(ض)

نَضْدًا — سامان کو ایک دوسرے پر چننا۔ تہہ در تہہ رکھنا۔

مَنْضُوْدٌ — اسم المفعول ہے۔ تہہ در تہہ کیا ہوا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 82۔

نَضِیْدٌ — فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ تہہ بہ تہہ۔ ﴿ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ﴾ (50/قٓ:10) ''اس کے لیے خوشہ ہے تہہ بہ تہہ۔''

ترجمہ

وَلَمَّا	جَآءَتْ	رُسُلُنَا	لُوْطًا	سِیْٓءَ	بِهِمْ
اور جب	آئے	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لوطؑ کے پاس	تو غمگین ہوئے	ان (کے آنے) سے

وَضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا	وَّقَالَ	هٰذَا	یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾
تنگ دل ہوئے	ان (کے آنے) سے	بلحاظ کمزوری کے	اور انہوںؑ نے کہا	یہ	ایک سخت دن ہے

وَجَآءَهٗ	قَوْمُهٗ	یُهْرَعُوْنَ	اِلَیْهِ ؕ	وَمِنْ قَبْلُ
اور آئی انؑ کے پاس	ان کی قوم	بے اختیار دوڑتی ہوئی	ان کی طرف	اور پہلے سے (ہی)

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ	السَّیِّاٰتِ ؕ	قَالَ	یٰقَوْمِ	هٰٓؤُلَآءِ	بَنَاتِیْ	هُنَّ
وہ لوگ عمل کرتے تھے	برائیوں کا	انہوںؑ نے کہا	اے میری قوم	یہ	میری بیٹیاں ہیں	یہ

اَطْهَرُ	لَكُمْ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَلَا تُخْزُوْنِ	فِیْ ضَیْفِیْ ؕ
زیادہ پاکیزہ ہیں	تمہارے لیے	تو تقویٰ کرو	اللہ کا	اور تم لوگ رسوا مت کرو مجھ کو	میرے مہمانوں (کے بارے) میں

اَ	لَیْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾	قَالُوْا	لَقَدْ عَلِمْتَ	مَا لَنَا
کیا	نہیں ہے	تم لوگوں میں	کوئی نیک چلن مرد	ان لوگوں نے کہا	یقیناً آپؑ جان چکے ہیں	ہمارے لیے نہیں ہے

فِیْ بَنٰتِكَ	مِنْ حَقٍّ ۚ	وَاِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا	نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾
آپؑ کی بیٹیوں میں	کوئی بھی حق	اور بیشک آپؑ	یقیناً جانتے ہیں	اس کو جو	ہم چاہتے ہیں

قَالَ	لَوْ اَنَّ	لِیْ	بِكُمْ	قُوَّةً	اَوْ	اٰوِیْٓ	اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾
انہوںؑ نے کہا	کاش کہ	میرے لیے	تم لوگوں پر	کوئی طاقت ہوتی	یا	میں پناہ لیتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف

قَالُوْا	يٰلُوْطُ	اِنَّا	رُسُلُ رَبِّكَ	لَنْ يَّصِلُوْٓا	اِلَيْكَ
انہوں نے کہا	اے لوطؑ	بیشک ہم	آپؑ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں	یہ لوگ ہرگز نہیں پہنچیں گے	آپؑ تک

فَاَسْرِ	بِاَهْلِكَ	بِقِطْعٍ	مِّنَ الَّيْلِ	وَلَا يَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ
پس آپؑ لے کر نکلیں	اپنے گھر والوں کو	ایک حصے میں	رات کے	اور چاہیے کہ مڑ کر نہ دیکھے	تم میں سے

اَحَدٌ	اِلَّا	امْرَاَتَكَ ۭ	اِنَّهٗ	مُصِيْبُهَا	مَآ
کوئی ایک بھی	سوائے	آپؑ کی عورت (یعنی بیوی) کے	حقیقت یہ ہے کہ	آ لگنے والا ہے اس کو	وہ جو

اَصَابَهُمْ ۭ	اِنَّ	مَوْعِدَهُمُ	الصُّبْحُ ۭ	اَلَيْسَ الصُّبْحُ	بِقَرِيْبٍ ﴿81﴾
آ لگے گا ان کو	بیشک	ان کے وعدے کا وقت	صبح کا ہے	کیا صبح	قریب نہیں ہے

فَلَمَّا	جَاۗءَ	اَمْرُنَا	جَعَلْنَا	عَالِيَهَا	سَافِلَهَا	وَاَمْطَرْنَا	عَلَيْهَا
پھر جب	آیا	ہمارا حکم	تو ہم نے بنا دیا	اس (بستی) کے بلند کو	اس کا پست	اور ہم نے برسائے	اس پر

حِجَارَةً	مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ﴿82﴾	مُّسَوَّمَةً	عِنْدَ رَبِّكَ ۭ	وَمَا
کچھ پتھر	تہ بہ تہ کئے ہوئے مٹی کے پتھر میں سے	نشان لگے ہوئے	آپؑ کے رب کے پاس سے	اور نہیں ہے

هِيَ	مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	بِبَعِيْدٍ ﴿83﴾
یہ (بستی)	ان ظالموں سے (یعنی مکہ والوں سے)	کچھ دور

نوٹ 1: آیت۔77 میں لفظ سِیْٓءَ آیا ہے جو کہ ماضی مجہول ہے۔ اور اگلی آیت میں پھر مضارع مجہول یُھْرَعُوْنَ آیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوطؑ کی قوم کو مہمانوں کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس بات نے لوطؑ کو تکلیف پہنچائی اور ان کی قوم کو سرپٹ دوڑایا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ اطلاع لوطؑ کے گھر کا کوئی فرد ہی پہنچا سکتا ہے۔ جبکہ ان کے گھر کے تمام افراد مومن تھے اور پوری بستی میں یہی ایک گھر مومن تھا۔ (51 / الذریات: 35۔36)۔ زیر مطالعہ آیت۔81 سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بیوی مومنین میں شامل نہیں تھی۔ ان کی ہمدردیاں اپنی قوم کے ساتھ تھیں اور وہ پہلے بھی اپنی قوم کو خبریں پہنچاتی رہتی تھی، جس کو قرآن مجید میں خیانت کہا گیا ہے۔ (66 / تحریم: 11)۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ مہمانوں کی آمد کی اطلاع لوطؑ کی بیوی نے پہنچائی تھی۔ حالانکہ وہ لوطؑ کے گھر کی ایک فرد تھی لیکن اپنے عمل کی وجہ سے وہ عذاب کی مستحق قرار پائی۔

نوٹ 2: آیت۔78 میں حضرت لوطؑ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔ اس کے متعلق بعض مفسرین کی رائے ہے اپنی لڑکیوں سے مراد پوری قوم کی لڑکیاں ہیں کیونکہ ہر پیغمبر اپنی قوم کے لیے مثل باپ کے ہوتا ہے اور پوری امت اس کی روحانی اولاد ہوتی ہے۔ اس تفسیر کے مطابق حضرت لوطؑ کے قول کا مطلب یہ ہوگا کہ تم اپنی خبیث عادت سے باز آؤ، شرافت کے ساتھ قوم کی لڑکیوں سے نکاح کرو اور ان کو بیویاں بناؤ۔ (معارف القرآن)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]